سوال

(185)حدیث ''مرقاۃ،،کی توضیح

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محشی مشکوۃ نے ذیل کی حدیث ''مرقاۃ،، سے نقل کی ہے ''عن ابن عمر أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ،قال : إذا صلیت فی أہلک ، ثم أدرک فصلہا ، إلا الفجر والمغرب ، اخرجہ الدار قطنی ،، مگر یہ مرفوع حدیث مجھے دار قطنی میں نہیں ، ملی حالانکہ اس حدیث کو صاحب ''بذل المجہود،، اور محشی نسائی وترمذی وغیرہ سب ہی نقل کرتے ہیں ۔ آپ کی نظر سے یہ روایت دار قطنی وغیرہ میں گزری ہو تو مطلع کیجئے ۔ میرے نزدیک یہ حوالہ غلط معلوم ہوتا ہے ۔ (عبدالخالق جے پوری)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ مرفوع حدیث مجھے بھی ''سنن دار قطنی،، میں نہیں ملی اور نہ ہی کسی دوسری کتا میں میری نظر سے گزری ہے ۔ نہ معلوم ملا علی قاری نے یہ حدیث دار قطنی کی کس کتاب سے لی ہے ۔؟

ظاہر یہ ہے کہ ان سے تسامح ہوگیا ہے ۔ صحیح یہ ہے کہ یہ عبداللہ ابن عمر کا فتویٰ اور اثر ہے جس کو عبدالرزاق نے ''مصنف (مصنف عبدالرزاق (3939) 2 422 بلفظ : إن کنت قد صلیت فی أہلک ، ثم أدرکت الصلاة فی المسجد مع الإمام ، فصل معہ ، غیر صلاة الصبح وصلاة المغرب ، التی یقال لہا صلاة العشاء فإنہا لا تصلیان مرتین) میں بالفاظ ذیل روایت کیا ہے : ''قال ابن عمر : إن کنت قد صلیت فی أہلک ، ثم أدرکت الصلاة فی المسجد مع الإمام ، فصل معہ ، غیر صلاة الصبح وصلاة المغرب ، التی یقال لہا صلاة العشاء فإنہا لا تصلیان مرتین ،، (التعلیق الممجد ص : 105 کنز العمال : 4/466) اور امام مالک نے اس کو مختصرا بایں الفاظ روایت کیا ہے : ''عن نافع أن عبداللہ بن عمر کان یقول : من صلی المغرب أو الصبح ثم أدرکہا مع الإمام فلا یعد لہما ،، (موطا امام مالک (297) ص : 96).

ملا علی قاری نے دار قطنی کے حوالہ سے مرفوع حدیث نقل کرنے کے بعد یہ لکھا ہے : ''قال عبدالحق : تفرد برفعہ سہل بن صالح الأنطاکی ، وکان ثقة ، وإذا کان کذلک فلا یضر وقف من وقفہ ، لأن زیادة الثقة مقبولة ،، (مرقاة 2/109).

قلت : الحکم بقبول زیادة الثقة مطلقا ، غلط جدا ، فإن الصحیح فیہا التفصیل ، وہو أنہا تقبل فی موضع دون موضع ، فتقبل إذا کان الراوی الذی رواہا ثقة حافظا ثبتا ، والذی لم یذکرہا مثلہ أو دونہ فی الثقة ، بشرط أن لا یکون حکم بکونہا وہما ، الأئمة الماہرون ، بفن علل الحدیث . وتقبل فی موضع آخر لقرائن تخصصہا ، قال الزیلعی : ''ومن حکم فی ذلک حکما عاما فقد غلط ، بل کل زیادة لہا حکم یخصصہا ، ففی موضع یجزم بصحتہا ، وفی موضع یغلب علی الظن صحتہا ، وفی موضع یجزم بخطأ الزیادة ، فإن الثقة قد یغلط ، وفی موضع یغلب علی الظن خطأہا ، وفی موضع یتوقف فی الزیادة ، انتہی

مختصرا (نصب الراية، 1/236-237).

والظاہر أن زيادة الرفع ہہنا من خطأ سہل بن صالح، فإنہ وإن كان صدوقا، كما قال الحافظ في التقريب ص: 139 لكنہ دون من وقفہ في الثقة بمراتب، ومع ذلك ربما اخطأ، كما نص عليہ ابن حبان في كتاب الثقات (تہذيب التہذيب 4/353) فالغالب على الظن بل المجزوم، وہو كون زيادة الرفع ہہنا غلطا، أخطأ سہل في رفعہ، ولذلك لم يذكرہ النيموي ہذہ الرواية المرفوعة في آثار السنن، بل اكتفى بذكر أثر ابن عمر الموقوف عن موطأ الإمام مالك. (مصباح بستی شوال وذی القعدہ 1371ھ)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 299

محدث فتویٰ